قائداعظم محمد علی جناح کے اعزاز میں شہری استقبالیہ

’’مجھے یہ خوبصورت شہر بہت عزیز ہے‘‘ قائداعظم

بلدیہ عظمیٰ کراچی نے **25** اگست **1947**ء کو بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کے اعزاز میں اولڈ کے ایم سی بلڈنگ ایم اے جناح روڈ میں ایک شہری استقبالیہ کا اہتمام کیا تا کہ پاکستان کے لئے ان کی عظیم خدمات کو خراج تحسین پیش کیا جاسکے۔ اس استقبالیہ میں محترمہ مادرِ ملت محترمہ فاطمہ جناح، پاکستان کے پہلے وزیرِ اعظم نوابزادہ لیاقت علی خان، کراچی کے میئر حکیم محمد احسن اور معززین شہر کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اس استقبالیہ سے قائداعظم نے خطاب کرتے ہوئے کراچی کو اپنا سب سے عزیز شہر قرار دیا۔ **25** دسمبر **2013**ء کو کراچی کے ایڈمنسٹریٹر روؤف اختر فاروقی نے بلدیہ عظمیٰ کراچی کی اس روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے کراچی کے شہریوں کی جانب سے ان کے مزار پر حاضری دی اور پھولوں کی چادر چڑھائی اور انہیں زبردست الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ شہری استقبالیہ سے قائداعظم کے اس تاریخی خطاب کو آپ کے مطالعہ کے لئے شائع کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

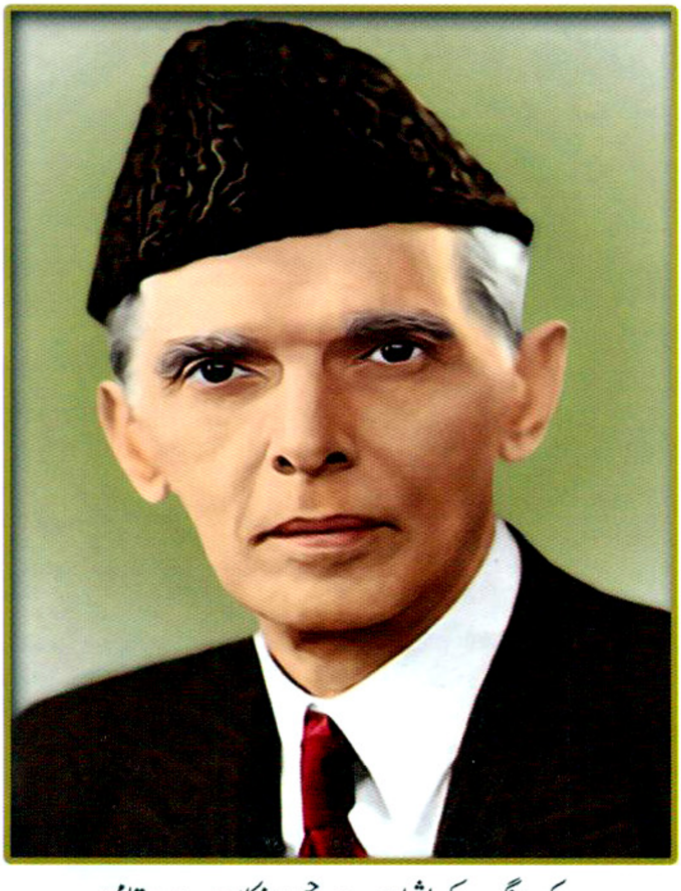

25 اگست 1947ء کا دن بلدیہ کراچی کی تاریخ میں یادگار رہے گا۔ قیام پاکستان کے بعد پہلا بلدیاتی ادارہ جہاں بانی پاکستان اپنی مصروفیت کے باوجود تشریف لائے وہ بلدیہ کراچی تھا۔

سفید شیروانی زیب تن کئے ہوئے قائد اعظم محمد علی جناح، محترمہ فاطمہ جناح اور محبوب ملّت لیاقت علی خان کے ہمراہ بلدیہ میں تشریف لائے تو رئیس بلدیہ حکیم محمد احسن نے آپ کو شہریوں کی جانب سے خوش آمدید کہا۔ احاطہ بلدیہ کے باہر شہریوں کا ہجوم اللہ اکبر اور پاکستان زندہ باد کے فلک شگاف نعرے بلند کررہا تھا۔ گلہائے عقیدت کے ہار پہنائے گئے اور تعارف اور استقبال کے بعد مہمانان محترم نے ڈائس پر اپنی جگہ لے لی تو رئیس بلدیہ نے سپاس نامہ پیش کیا۔

اہل کراچی کی جانب سے یہ پہلا سپاس نامہ تھا جو قائداعظم محمد علی جناح کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا الفاظ کیا اور معنی کیا۔ ایک دستاویز محبت اور توثیق تشکر و امتنان کہا جاسکتا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا۔

’’بلدیہ کراچی کو فخر ہے کہ پاکستانیوں نے اسی مقدس شہر میں آ کر پہلے اپنی چھاؤنی بنائی جو اس کے بانی و قائد کی جائے پیدائش بھی ہے۔‘‘

بلدیہ کے مالیہ کا ذکر کرتے ہوئے حکیم احسن نے بتایا کہ جنگ کے اثرات سے جن مشکلات سے مقامی اداروں کو دوچار ہونا پڑا ہے ان میں سابقہ صوبائی اور مرکزی حکومتوں نے بڑا ہاتھ بٹایا لیکن کراچی میونسپل کارپوریشن وسائل سے اس وقت بھی محروم رہی۔ اب جبکہ بلدیاتی ذرائع محاصل سرد ہیں ضروری ہے کہ مالیہ کے بندوبست کا لحاظ رکھا جائے اور امداد دی جائے تا کہ بلدیہ اپنے فرائض سے عہدہ برآ ہو سکے۔ رئیس بلدیہ نے بعض تفریحی ٹیکس اور محصول برقیات وغیرہ کا حوالہ دیتے ہوئے بلدیہ کے حصے پر زور دیا۔

رئیس بلدیہ کا عہدہ و مقام و حیثیت پر بھی سپاس نامہ میں کافی زور دیا گیا۔ رئیس بلدیہ نے ظاہر کیا کہ کراچی کی بین الاقوامی حیثیت کے پیش نظر سرکاری تقریبات میں رئیس بلدیہ کے مناسب مقام و مرتبہ کا تحفظ از بس ضروری اور اس اعتبار سے خود بلدیہ کے اختیارات بھی توسیع کے متقاضی تھے اور ہیں۔

اس سپاس نامہ کے جواب میں ملت کے اس محبوب ترین سالار کارواں اور رہبر صادق نے جن الفاظ میں رئیس بلدیہ، عہدیداران شہر کو مخاطب فرمایا وہ کراچی اور اہل کراچی کبھی فراموش نہیں کرسکتے۔ آپ نے فرمایا

’’کراچی کے شہریوں کے اس اجتماع میں شامل ہو کر میں حد درجہ مسرور ہوں۔ بلاشبہ مجھے یہ خوبصورت شہر بہت عزیز ہے نہ صرف اس لئے کہ میں یہاں پیدا ہوا تھا بلکہ اس لئے کہ آج یہ پاکستان جیسی دولت خداداد اور مملکت آزاد کا دارالحکومت ہے کراچی اس لحاظ سے تمام حریت پسندوں کے لئے ایک اہم اشاریہ کا کام دے گا بلکہ تاریخ میں وہ مقام پائے گا جس کی نظیر نہیں ملے گی۔ میں اسے اپنی خوش نصیبی پر محمول کرتا ہوں کہ شہریوں کی جانب سے خیر مقدم کا پہلا شرف مجھے مل رہا ہے۔

کراچی کوئی معمولی شہر نہیں، قدرت نے اسے نادر